Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲/۱-۲ روپے

یوم یکشنبہ

۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۹ ھ

قیمت ۱/ ۔

جلد ۳۸/۴ | ۱۶ شہادت ۱۳۲۹ ھش | ۱۶ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۹۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲-۱۳ اپریل :۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لندن ۱۵ اپریل:۔ لندن اکونومسٹ نے دونوں حکومتوں کے معاہدے کو تدبیر اور جرأت کا درخشاں کارنامہ قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے۔ کہ اس کی بنا پر کشمیر کے معاملے میں بھی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

امریکہ میں خان لیاقت کے استقبال کی تیاریاں

واشنگٹن ۱۵ اپریل :۔ امریکہ میں وزیر اعظم پاکستان کے استقبال کی تیاریاں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ اور موقر امریکی جریدوں نے آپ کے سرکاری دورے کے متعلق نمایاں خبریں شائع کرنا شروع کر دی ہیں۔ ان خبروں میں اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان کے اس دورے سے دونوں ملکوں کی موجودہ مفاہمت اور بھی دوستانہ احکام پیدا کرے گی جیسا کہ پہلے مطلع کیا جا چکا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان امریکہ کے ۲ میں روزہ سرکاری دورے پر ۲۹ اپریل کو لندن پہنچیں گے۔ وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ۲ مئی کو روانہ ہو کر تین مئی کو واشنگٹن پہنچ جائیں گے۔ واشنگٹن میں صدر امریکہ کے ہاں چند روز قیام کے بعد ۱۳ مئی کے لگ بھگ امریکہ کے ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک ۱۲ امریکی شہروں کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے ۲۸ مئی کو کینیڈا پہنچیں گے۔ جہاں آپ حکومت کے مہمان ہوں گے۔ وزیر اعظم پاکستان واپسی پر بھی کچھ دن لندن میں قیام کریں گے۔

بھارت جانے والے تارکان وطن کو فراخدلی سے مراعات دی جائیں

کراچی ۱۵ اپریل:۔ خبر ملی ہے کہ حکومت پاکستان نے مشرقی پاکستان کے کسٹم کے حکام کو اس بات میں واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ اقلیتوں کے بارے میں دونوں حکومتوں کے مشترکہ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پچھلی تاریخوں سے عمل کیا جائے۔ بھارت کو جانے والے تارکان وطن کو کسی طرح بھی تنگ نہ کیا جائے۔ اور انہیں اجازت دی جائے۔ کہ وہ اپنی ذاتی جائداد کے علاوہ زیورات وغیرہ بھی لے جا سکیں اور کسٹم کے حکام کو اختیارات حاصل ہیں انہیں تارکان وطن کو مراعات دینے کے سلسلے میں فراخدلی سے استعمال کیا جائے۔ اور اس ہدایت پر پچھلی تاریخ سے عمل کیا جائے۔ اور جو اقدام پہلے اس کے خلاف ہو چکا ہے۔ اس پر نظر ثانی کی جائے جو زیورات وغیرہ روک لئے گئے ہیں ان کو لے جانے کی اجازت دیدی جائے۔ اور اگر کوئی تارک وطن اپنے ساتھ کسی ایسی رشتہ دار عورت کا زیور لے جانا چاہے جو وطن ہی میں رہ گئی ہو تو اسے بھی ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے۔ کسٹم کے عملے کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ کہ ان ہدایات کی خلاف ورزی کی صورت میں انہیں ذاتی طور پر ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ اور ان کے خلاف سخت انضباطی کاروائی کی جائے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ کلکتہ پہنچنے والے تارکان وطن نے بھی کسٹم والوں کے احسن سلوک کی تعریف کی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان بھارت سے آنے والے مسلم مہاجرین کے مفادات کی نگرانی کے لئے رابطہ افسروں کے تقرر پر بھی سوچ رہی ہے۔ نیز پتہ چلا ہے۔ کہ بھارتی حکومت نے بھی کلکتہ اور شیلانگ میں مقیم کسٹم افسروں کو مسلم مہاجرین کو مراعات دینے کی ہدایات کر دی ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جمعے کے دن ڈھاکے میں ہو گا اس میں اقلیتی کمیشن کے قیام والی شق کو پورا کیا جائے گا۔

نزدیک و دور سے

فلورنس ۱۵ اپریل :۔ اٹلی میں فلورنس کے مقام پر نشریات سے متعلقہ دولت مشترکہ کے ممالک کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی رہبر کمیٹی کے نائب صدر پاکستانی نمائندے مسٹر زیڈ۔ اے۔ بخاری بنے گئے۔

ڈھاکہ ۱۵ اپریل: مشرقی پاکستان کے طلبہ کی لیگ نے خان لیاقت کو ایک تار کے ذریعے اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ دونوں حکومتوں کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں ہر امکانی کوشش کر گذریں گے۔

سورابیا ۱۵ اپریل: سورابیا کے مقام پر غیر ملکی قونصل خانوں سے مشرقی انڈونیشیا کی حکومت سے جان و مال کی حفاظت کی گارنٹی مانگی ہے۔ خبر ملی ہے کہ وہاں انڈونیشی ری پبلک کے دستوں اور ولندیزی فوجوں میں تصادم ہو گیا تھا۔

جکارتاہ ۱۵ اپریل : مشرقی انڈونیشیا کے باغی لیڈر کپتان عبد العزیز نے بتایا ہے کہ انہیں اس مفاہمت کے متعلق جو اب دینے کے لئے بلایا گیا ہے۔ کہ ایس تجاذبات میں پہنچا دیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مشرقی انڈونیشیا کی ریاست کی غیر مقامی فوجیں داخل نہیں ہوں گی۔

میر پور خاص ۱۵ اپریل: آج کھوکھراپار کے مہاجر کیمپ میں میر پور خاص کے ہندوؤں کا ایک وفد وزیر اعظم سندھ سے ملا۔ اس نے وزیر اعظم کو بتایا کہ وہ ۲۰۰ ہزار پاکستان میں نہایت خوشگوار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور صوبائی حکام نے جو حال ہی میں آکر ان کو یکساں سلوک کا یقین دلایا ہے۔ اس کے لئے بہت ممنون ہیں۔

وجے لکشمی پنڈت اور سیتا رام کی آراء
مشترکہ معاہدے کے متعلق

بمبئی ۱۵ اپریل:۔ کل بمبئی میں مشترکہ معاہدے کے متعلق پاکستانی عوام اور پریس کی طرف سے خوشگوار خیر مقدم کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر ڈاکٹر سیتا رام نے کہا۔ اس خوشگوار خیر مقدم کا اثر بھی یقیناً اچھا ہو گا۔ اسی طرح امریکہ میں بھارتی سفیرہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا۔ کہ اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق دونوں ملکوں کا یہ معاہدہ آئندہ کے تعلقات بہتر خوشگوار پیدا کرنے کے سلسلے میں پہلا قدم ہے۔

مدیران جرائد کی متوازی کانفرنس

لاہور ۱۵ اپریل۔ آج لاہور میں پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس میں ایک نئی آل پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں مقامی جرائد میں سے پاکستان ٹائمز۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ ایوننگ نیوز۔ نوائے وقت۔ امروز۔ سفینہ اور گارڈین نے شرکت کی۔

جاپان سے صلح کا معاہدہ

لندن ۱۵ اپریل:۔ جاپان سے صلح کے معاہدے پر تفصیلی غور و خوض کیلئے دولت مشترکہ سے منسلک ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس یکم مئی کو لندن میں ہو گی۔ اس کانفرنس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ کیا روس اور چین کی شرکت کے بغیر مغربی ممالک سمجھوتے کی اصل بات چیت جاری رکھیں یا نہ رکھیں۔

سندھ اور پنجاب میں نئے مہاجرین کی بحالی سے متعلقہ امور پر غور و خوض کیلئے صوبائی اور مرکزی حکام کی کانفرنس

کراچی ۱۵ اپریل:۔ آج کراچی میں صوبہ سندھ اور پنجاب میں مہاجرین کو بسانے سے متعلقہ مسائل پر غور و خوض کے لئے صوبائی اور مرکزی اکابر کی مشترکہ کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس سلسلے پر غور کے لئے آج صبح پنجاب اور پاکستان کی مہاجرین کونسل کا اجلاس وزیر اعظم پاکستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس میں شامل ہونے والے اکابر میں سے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد۔ وزیر مہاجرین پاکستان آنریبل خواجہ شہاب الدین نائب وزیر مہاجرین۔ ڈاکٹر محمود حسین قریشی مشیر اعلیٰ پنجاب آنریبل ملک محمد انور مشیر مہاجرین آنریبل مسٹر قسیم حسن کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔ آئندہ کانفرنس پیر کو ہو گی۔ اسی طرح سندھ اور پاکستان کی مشترکہ کانفرنس منگل کو شروع ہو جائیں گی۔ جن کی صدارت بھی وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان ہی فرمائیں گے۔

جکارتا ۱۵ اپریل۔ ایک اور اطلاع کے مطابق وزیر دفاع انڈونیشیا نے بتایا۔ انڈونیشیا کے باغی لیڈر کیپٹن عبد العزیز کے خلاف کورٹ مارشل کیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۶ اپریل ۱۹۵۰ء

زندہ رسول

جب پادری نئی طاقتوں اور نئے حوصلوں کے ساتھ مسلمانوں میں آن گھسے۔ تو انہوں نے خاتم النبیین سرور کائنات سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندہ جاوید ذات اقدس پر سب سے پہلا حملہ جو کیا وہ یہ تھا کہ از رو ئے قرآن و احادیث و اقوال علمائے اسلام بھی حضرت عیسے علیہ السلام کو کئی طرح سے آپ پر فضیلت ہے۔ ان میں سے ایک سب سے بڑا کاری ہتھیار ان کے ہاتھ میں یہ تھا۔ کہ خود مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام تو چرخ چہارم پر بجسد عنصری زندہ اور صحیح وسالم موجود ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے عقیدہ کے مطابق بھی وفات پا چکے ہیں۔ اور ان کا جسد مبارک مدینہ منورہ میں دفن ہے۔

بظاہر یہ ایک بڑا زبردست حملہ تھا۔ جس کی تمام مسلمان تاب مقابلہ نہ لا سکتے تھے ان کے پاس اس کا کوئی جواب تھا ہی نہیں وہ علما کے پاس جاتے۔ تو اور بھی اس حملہ کی تائید لے کر واپس آتے علمائے اسلام ادھر ادھر کی باتوں سے ان کو تسلی دینے کی کوشش تو کرتے۔ مگر اکثر نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ خود ان علما کے پاؤں ڈگمگا جاتے۔ اور ان کی زبانیں گنگ ہو جاتیں۔

ان علما کا تصور زندگی یہی مادی زندگی کا تصور تھا۔ انبیاء علیہم السلام کی حقیقی زندگی کا تصور ان کے ذہنوں میں مردہ ہو چکا تھا وہ مقدس صحیفوں کا علم بھلا چکے تھے۔ قرآن کریم کے الفاظ تو ان کی زبانوں پر فرفر چلتے تھے مگر ان کے معنے نہ ان کے ذہنوں پر مرتسم رہے تھے۔ اور نہ ان کی روحوں میں جاگزین اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں نے اسلام پر چاروں طرف سے گھیرا ڈال دیا۔ اور جو مسلمان ان کی گرفت میں آتا اسکو اسلام کی مخالف صفوں میں شامل کر لیتے۔ اس طرح اسلام کا محاذ اندر ہی اندر کھوکھلا ہونے لگا۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان ملت بیضا کا دامن چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔

ایک دفعہ جب پاؤں اکھڑ گئے تو ٹھہرنا محال ہو گیا۔

یہاں ہم وفات مسیح پر کچھ کہنا نہیں چاہتے ہم صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات جاودان کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب کا راز آشکار کیا۔ آپ نے دنیا کے سامنے ایک عظیم الشان معیار زندگی رکھا وہی معیار زندگی۔ جو زندہ خدا نے زندہ رسول کے ذریعہ زندہ کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ اور جس کو توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کلام اللہ شریف کے ماننے والے بھول چکے تھے۔ آپ نے بتایا کہ زندہ خدا وہ ہے۔ جو آج بھی اپنی زندگی کا ثبوت دے۔ زندہ رسول وہ ہے جو آج بھی زندہ نظر آسکے۔ اور زندہ کتاب وہ ہے جو آج بھی مردوں کو اسی طرح زندہ کر سکے۔ جس طرح اپنے صحابہ کرامؓ کو مردوں سے زندہ کیا تھا اور یہ تینوں بلکہ ایک دوسرے کی زندگی کو ثابت کرتے ہیں اگر خدا زندہ ہے تو رسول بھی اور کتاب بھی زندہ ہے۔ اگر رسول زندہ ہے۔ تو خدا بھی اور کتاب بھی زندہ ہے۔ اور اگر کتاب زندہ ہے۔ اگر وہ اب بھی مردوں کو زندہ کر سکتی ہے۔ تو یقیناً خدا بھی زندہ ہے اور رسول بھی زندہ ہے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا ہے۔ ہم سیدنا محمد رسول اللہ کی زندگی جاوداں کا کچھ تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب مسیح موعود علیہ السلام نے یہ راز آشکار کیا۔ اور بتایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ

ہر نبوت را بروشد اختتام

یعنی آپ پر ہر نبوت کا کمال ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ رہتی دنیا تک آپ کا اسوۂ حسنہ ایک مینار روشن بن گیا ہے۔ اور آپ کی ذات شمس نصف النہار کی طرح ماضی اور مستقبل کے تمام زمانہ پر شعاعیں ڈالتی ہے۔ اور قیامت تک ڈالتی رہے گی۔ الغرض جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی اب زندہ رسول ہیں اور مسیح ناصری علیہ السلام نہ صرف مادی لحاظ سے فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ آپ کی نبوت بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل نبوت میں مدغم ہو چکی ہے۔ اسی طرح جس طرح باقی تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت تو علمائے اسلام بھی چونک پڑے۔

بے شک اب تمام علمائے اسلام یہی دعوے کرنے لگے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام زمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اور آپ کی ذات قیامت تک اثر انداز رہے گی۔ لیکن ان کا تصور اب بھی بہت محدود ہے۔ اور وہ اب بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات جاوداں کی تمام وسعتوں کو نہیں پا سکے جہاں تک ہم نے ان علماء کی تحریروں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات جاوداں کا مطلب صرف یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے جو عمل کر کے دکھایا تھا۔ اور اس کا ذکر جو احادیث کی کتابوں میں محفوظ ہو چکا ہے بس وہی آپ کی حیات جاوداں کا ثبوت ہے۔ ان علما کے خیال میں چونکہ احادیث نبوی میں زندگی کے جاودانی اصول بیان ہو گئے ہیں۔ اور یہ اس امر کی شہادت ہے۔ کہ آپ نے قرآن کریم پر عمل فرمایا۔ اس لئے سنت اور احادیث کا بیان ہی آپ کی حیات جاوداں کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

ظاہر ہے کہ سنت وحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قائمقام نہیں ہو سکتی۔ آپ کی مکمل جانشینی صرف ایک ایسا بشر ہی کر سکتا ہے۔ جس کے آئینہ میں آپ کا اسوۂ حسنہ عکس افگن ہو۔

ہم نے کل عرض کیا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں خلافت راشدہ آپ کی صحیح جانشین تھی اور جو کچھ خلافت راشدہ سے اقامت دین کے بارے میں ظہور پذیر ہوا۔ وہ آپ کے نام سے ہی منسوب کیا جائے گا۔ اگر سنت وحدیث کافی ہوتے۔ تو خلافت کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی خلافت کے وجود سے ثابت ہوتی ہے۔ اور خلافت راشدہ کے بعد مجددین اور ان علمائے حق کے وجود سے جو مجددین کی راہنمائی سے اقامت دین کے لئے جدوجہد کرتے رہے اس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت پہلے خلفائے راشدین اور خلفائے راشدین کے بعد مجددین اور ان کے متبع علمائے حق دیتے رہے ہیں۔ اگر سنت وحدیث کو زندہ کرنے والے خلفائے راشدین مجددین اور علمائے حق نہ ہوتے تو صرف سنت وحدیث کے وجود سے ہی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ثبوت نہیں مل سکتا تھا۔

جس طرح قرآن کریم کے ذریعہ محمد رسول اللہ کا اسوۂ حسنہ اللہ تعالےٰ کی زندگی کا ثبوت ہے۔ اسی طرح خلفائے راشدین۔ مجددین اور علمائے حق کا وجود سنت رسول اللہ کے واسطہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر خلفائے راشدین۔ مجددین اور علمائے حق کا اللہ تعالےٰ سے تعلق نہ ہوتا۔ تو ان کا وجود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بھی ثبوت نہ ہوتا۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت دراصل باری تعالےٰ کی زندگی کا ثبوت ہے۔ اس لئے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ کوئی مصلح اللہ تعالےٰ سے تعلق بغیر تجدید و احیائے دین کر سکتا ہے۔ وہ نہ تو خدا تعالےٰ کو زندہ خدا سمجھتے ہیں۔ نہ رسول اللہ کو زندہ رسول اور نہ قرآن کریم کو زندہ کتاب جانتے ہیں۔ ان کا یہ دعوےٰ صرف زبانی دعوےٰ ہے۔ جس کو حقیقت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ ایسے لوگوں کے خیال میں اسلامی تحریک بھی اصلاح کی ایک عقلی و دنیاوی تحریک ہے۔ جس کو انسانی کی فطرتی گہرائیوں سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح کی عقلی و دنیاوی تحریک جس طرح اشتراکیت یا فاشیت عقلی و دنیاوی تحریکیں ہیں۔

امتحان دعوۃ الامیر

— خدام الاحمدیہ —

جیسا کہ اس سے قبل بذریعہ الفضل اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور مجالس کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام آئندہ امتحان مورخہ ۴ جون ۱۹۵۰ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔ کتاب دعوۃ الامیر از صفحہ ۹۹ تا صفحہ ۱۹۷

ترجمہ قرآن کریم پارہ اول رکوع ۸ تا ۱۶

مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے گزشتہ امتحان میں بہت کم خدام شامل ہوئے تھے کوشش کریں کہ کوئی خادم رہ نہ جائے۔ بلکہ خدام کے علاوہ انصار کو بھی امتحان میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اس کتاب کا مطالعہ تبلیغ کرنے میں بہت مدد دیتا ہے اس لئے ہر خادم کو اس کے دلائل یاد کرنے چاہئیں امتحان میں شامل ہونے والے خدام کی فہرستیں ۱۵ مئی ۱۹۵۰ء تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا سوالات کے پرچے بروقت بھجوائے جا سکیں

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ میں ایک قادیانی درویش کی شادی

پنجاب اور یوپی کے دو مخلص خاندانوں کا اتصال

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

یہ خبر جماعت میں بہت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مورخہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ربوہ کے مرکز میں بعد نماز عصر چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے۔ درویش قادیان اور طاہرہ بیگم سلمہا بنت سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنؤ کے نکاح کا اعلان (چار ہزار روپیہ مہر پر) فرمایا حضور نے اپنے خطبہ نکاح میں اس شادی پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے ہر دو خاندانوں کے اخلاص اور قدامت اور دینداری کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے درویش قادیان کے متعلق حضور نے فرمایا۔ کہ وہ چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ پولا مہاراں ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں جو پرانے صحابی ہونے کے علاوہ بڑے مخلص اور اپنی جماعت کے امیر اور ایک با رنہ اور معزز بزرگ ہیں اور خود چوہدری سعید احمد نے اپنی دنیوی ترقی کے مواقع کو خیر باد کہتے ہوئے (کیونکہ ان کے لئے ای ایے سی میں منتخب ہونے کی تجویز ہو چکی تھی) قادیان میں درویشی زندگی کو ترجیح دی۔ اور ان کے والد چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ بھی ایک مخلص کارکن ہیں۔ دوسری طرف سیٹھ خیر دین صاحب لکھنؤ کے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہ جماعت لکھنؤ کے پریذیڈنٹ اور بہت نیک اور اعلےٰ قربانی کرنے والے مخلصین میں سے ہیں۔ چنانچہ ملکی تقسیم کے بعد انہوں نے سلسلہ کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے اپنی آمد کے تیسرے حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا جسے وہ بڑے اخلاص کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہوگا۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی سیٹھ خیر دین صاحب کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور چوہدری سعید احمد صاحب کی طرف سے ان کے والد چوہدری فیض احمد صاحب ولی تھے

خطبہ کے دوران میں حضور نے یہ اظہار بھی فرمایا کہ چونکہ ملکی تقسیم کے نتیجہ میں قادیان اور پاکستان کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ نہایت محدود (بلکہ عام حالات میں عملاً بند) ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے اس بات کی تحریک کی تھی کہ اب قادیان کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ ہندوستان کی جماعتوں میں رشتے کر کے قادیان میں اطمینان اور ترقی کی زندگی اختیار کریں۔ سو یہ نکاح اسی مبارک تحریک کے نتیجہ میں قرار پایا ہے اور اس سے قبل ایک نکاح قادیان میں بھی ہو چکا ہے۔

اس موقعہ پر یہ اظہار کر دینا بھی مناسب ہے کہ جس پہلے نکاح کی طرف حضور نے ارشاد فرمایا وہ مولوی عبد القادر صاحب درویش جنرل پریذیڈنٹ قادیان کا نکاح تھا جو ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کو مسجد اقصےٰ قادیان میں پیر بشیر احمد صاحب سابق ڈیرہ دون کی ہمشیرہ نور جہاں بیگم کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر پر ہوا۔ اس نکاح کا اعلان الفضل مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء میں ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان ہر دو نکاحوں کو اپنے فضل و رحمت کی خاص برکت سے نوازے اور متعلقہ خاندانوں اور جماعت کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ میں اس موقعہ پر اپنی طرف سے اور اپنے صیغہ کی طرف سے خاندان سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنؤ اور خاندان چوہدری غلام محمد صاحب پولا مہاراں ضلع سیالکوٹ اور عزیز چوہدری سعید احمد صاحب درویش اور اسی طرح اس سے پہلے کے نکاح کے متعلق میں مولوی عبد القادر صاحب درویش [illegible] کے سسرال کے خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
رتن باغ لاہور ۱۵/۴/۵۰

درخواست دعا

عاجز نے امسال اپنے محکمہ میں ترقی کے لئے ایک امتحان دینا ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ ازراہ کرم میری نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد رمضان کلرک ریلوے گوجرانوالہ

صحابہ رضؓ سے مماثلت رکھنے والی جماعت

(مکرم صدیق احمد صاحب لائلپوری درویش دار المسیح قادیان)

اللہ تعالےٰ کے انبیاء کی صداقت کے جہاں اور بہت سے دلائل ہوتے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی دلیل ہے۔ کہ راستباز مدعی نبوت کے پیرو سلسلہ بیعت میں داخل ہوتے ہی اپنے اندر ایک روحانی تغیر پیدا کر لیتے ہیں۔ اور نیکی اور تقویٰ میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ چیز ایک جھوٹے مدعی نبوت کو حاصل نہیں ہوتی۔ ماموریں اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے عرب کو ہی دیکھ لو۔ کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے وہاں کیا حالت تھی۔ لوگوں کی اخلاقی تمدنی اور معاشرتی حالت حد سے زیادہ گر چکی تھی۔ اور زندگی کا ہر پہلو تاریک و تار تھا۔ کوئی بدی نہ تھی۔ جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔ حقوق کا غصب کر لینا۔ باہم جنگ و جدال کرنا۔ شراب پینا۔ غرضیکہ کوئی برائی ایسی نہ تھی۔ جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔ لیکن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت قدسیہ کی شعاعیں ان پر پڑیں۔ تو وہ اخلاق سے عاری۔ علم سے بے بہرہ اونٹوں کے چرواہے جہاں بان و جہانگیر ہو گئے۔ حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا۔ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ میرے صحابہ رضؓ ستاروں کی مثل ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اتباع کرو گے۔ تم ہدایت کو پاؤ گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

وجدتہم قوماً کروث ذلۃ
فجعلتہم

اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو نے ان لوگوں کو گوبر کی طرح ذلیل پایا۔ پھر تو نے ان کو سونے کی ڈلی کی طرح (خالص اور ممتاز) کر دیا۔ الغرض نبی کی صحبت انسان کو با اخلاق انسان بنا دیتی ہے۔ اور پھر با اخلاق ہی نہیں بلکہ با خدا انسان بنا دیتی ہے۔ جب ہم قرآن مجید پر غور کرتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ آخرین منہم (سورہ جمعہ) کے مطابق آخری زمانہ میں بھی مسیح موعود کی آمد پر صحابہ رضؓ کا ایک گروہ پیدا ہوگا۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کو سرانجام دے گا۔ اور اپنی گفتار و کردار میں صحابہ رضؓ کے ہمرنگ ہوگا۔ احادیث نبویہؐ سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ مثل امتی کمثل المطر لا یعلم اولہا خیر ام اٰخرہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے۔ نہیں معلوم اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

اب مذکورہ بالا دلیل کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں۔ کہ کیا مسیح آخر الزمان نے کوئی ایسی جماعت تیار کی۔ جو نیکی اور تقویٰ میں صحابہ رضؓ کے ہمرنگ ہے۔ اور صحابہ رضؓ کے اوصاف حسنہ سے متصف ہے۔ سو اس بارہ میں میں آپؑ ہی کے ملفوظات بطور ثبوت درج ذیل کرتا ہوں۔ فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے۔ کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالےٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بد زبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے بھی حاصل کی۔ بہتیرے انسان ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں۔ جن کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں۔ کہ اپنی محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالےٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں سے کئی ایسے لوگ پاؤ گے۔ جو موت کو یاد رکھتے۔ اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے۔ جس کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔ اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور ان کے سینوں کو آسمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو آخرین منہم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ ضرور تھا۔ کہ خدا کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔" (ایام الصلح صفحہ ۷۲)

اسی طرح فرمایا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو

(باقی صفحہ ۴ پر)

لیگوس سے ربوہ تک

(از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا حال ربوہ)

خاکسار اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ پندرہ فروری کو لیگوس (نائیجیریا) سے روانہ ہو کر ۲۷ مارچ کو ربوہ پہنچ گئے۔ الحمد للہ اس عرصہ میں بہت سے احباب نے مختلف طریقوں سے مجھے نواز کر زیر بار احسان کیا۔ احسان کا بدلہ تو میں نہیں دے سکتا۔ ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور احباب کی خدمت میں دعا کی تحریک کے لئے اپنے محسن بھائیوں کا مختصر سا ذکر کر دیتا ہوں:

سب سے پہلے برادرم محمد افضل صاحب قریشی اور لیگوس کی احمدیہ جماعت کے دوست میرے شکریہ کے مستحق ہیں کہ مجھے الوداع کہنے کے لئے تقریباً ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہوائی اڈہ پر تشریف لائے۔ اور ایسی برادرانہ محبت کا اظہار کیا کہ جسے میں ہمیشہ فخر کے ساتھ یاد رکھوں گا۔ اس سلسلہ میں میں لیگوس کی احمدی بہنوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان تمام کو جزائے خیر دے:

خرطوم (سوڈان) میں برادرم ابوبکر عمر صاحب جو کہ سوڈانی احمدی ہیں۔ اور بڑے اخلاص سے جماعت کے تمام کاموں میں حصہ لیتے ہیں میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ہمارے قیام کے دوران میں آپ نے اپنا سارا وقت ہمارے لئے وقف کئے رکھا بلکہ ایک اور رنگ میں بھی ہماری خدمت کی۔ اور وہ یہ کہ سوڈان سٹرلنگ ایریا سے باہر ہونے کی وجہ سے ہمارے پاس جو سفری چیک تھے۔ ان کا بنک سے روپیہ حاصل نہ کیا جا سکا تو آپ نے اپنی جیب سے ہمیں پندرہ پونڈ مصری قرضہ کے طور پر دیئے۔ اور ہمیں سفر جاری رکھنے کے قابل بنایا۔

پورٹ سوڈان میں برادرم عبدالغفور صاحب ابانت ہندی نے باوجود غیر احمدی ہونے کے توقع سے زیادہ ہماری مدد کی۔ آپ ہی کے ہاں قیام کیا گیا۔ اور پھر پاسپورٹ کے دفاتر اور جہازوں کی کمپنیوں میں بھی آپ نے کافی سے زیادہ وقت ہمارے ساتھ صرف کیا۔ آپ نہایت مرنجاں مرنج انسان ہیں۔ اور اپنے دل میں ہمدردی کا بے پناہ جذبہ لئے ہوئے ہیں۔

جب میرے ماموں صالح محمد صاحب اور ان کے ساتھ بعض اور مبلغین مغربی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ تو تقریباً ایک مہینہ برادرم عبدالغفور صاحب کے ہاں قیام کیا تھا۔

عدن میں جناب کیپٹن عبدالعزیز صاحب بشیری میڈیکل آفیسر اور جناب کیپٹن محمد خان صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ مکرم بشیری صاحب نے ہمارے عدن میں قیام کے لئے ایک ہزار روپے کی ضمانت بھی ادا کی۔ اور پھر ہمیں یہ بھی شرف عطا فرمایا۔ کہ ہم کو اپنا مہمان بنایا۔ اور ہر ممکن طریق سے ہماری خدمت کی۔ ہماری مہمانی میں آپ کی بیگم صاحبہ نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اور اس طرح سے ہمارے آرام و آسائش کا انتظام کیا۔ بشیری صاحب نے مختلف اصحاب سے ملاقاتیں کروائیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر میں انشاء اللہ العزیز آئندہ کروں گا:

اس کے علاوہ آپ نے اپنے عارفانہ کلام سے بھی ہماری سمع نوازی کی۔ آپ کی شاعری میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ چونکہ خاکسار کو بھی کسی حد تک شاعری سے لگاؤ ہے۔ اس لئے وہاں کے شعراء نے جناب بشیری صاحب کی صدارت میں ایک مشاعرہ منعقد کیا۔ یہ مشاعرہ اسلامیہ سکول طواہی کے ہیڈ ماسٹر صاحب مرزا ابراہیم بیگ صاحب کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اس مشاعرہ کے بعد ایک اور مشاعرہ کا بہت بڑے پیمانہ پر انتظام کیا گیا۔ لیکن جس روز شام کے وقت مشاعرہ کا اعلان کیا گیا۔ اس روز صبح کے وقت جہاز مل جانے کی وجہ سے میں کراچی کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ اور مشاعرے میں شرکت نہ کر سکا۔

کراچی میں جناب مولوی عبدالمالک صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور شیخ خلیل الرحمن صاحب نے نہایت مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔ اور ہر رنگ میں ہمارے آرام و آسائش کا انتظام کیا۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا بھی ان دنوں کراچی میں تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے بھی نہایت محبت سے ملاقات کی۔ اور ہر طرح ہماری خدمت کی۔

کراچی میں بہت سے نوجوانوں نے برادرانہ اخوت کا ثبوت دیا۔ ان میں سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یقاپوری اور چوہدری عبداللطیف صاحب طاہر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لاہور کے احباب میں سے امیر صاحب جماعت لاہور۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے اور مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بہت زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ کئی ایک نوجوانوں نے بھی نہایت اخلاص کا نمونہ دکھایا

میں نے صرف چند ایک احباب کے نام تحریر کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے علاوہ بھی بہت سے حضرات ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے ان تمام مہربانوں کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب نائیجیریا کے مجاہدین کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں

(از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔ اے امیر جماعت نائیجیریا حال ربوہ)

برادرم قریشی محمد افضل صاحب قریشی کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ نائیجیریا کے ملکی حالات بہت زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ انقلاب پسندوں کے گروہ نے حکومت کے افسران اعلےٰ پر کھلم کھلا حملے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے ان حملوں کی زد میں آنے والے وہاں کی حکومت کے چیف سیکرٹری ہیں۔

انقلابی تحریک زکسٹ موومنٹ کے دفتر پر چھاپہ مار کر پولیس نے بعض ایسے کاغذات حاصل کئے ہیں جن سے نائیجیریا میں یکلام انقلاب پیدا کرنے کی سکیم کا پتہ چلتا ہے۔ چونکہ انقلابی تحریکیں نہ صرف حکومت کی مخالف ہوتی ہیں۔ بلکہ تمام ایسے اہم ملکی لوگوں سے بھی برسر پیکار ہوتی ہیں۔ جو ایسے انقلابات میں حصہ نہ لیں۔ اور ہماری جماعت اپنے مذہبی عقائد کے مطابق انقلابات میں حصہ نہیں لیتی۔ اس لئے تمام احباب نائیجیریا کے احمدی دوستوں کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور ان مخدوش حالات میں ان کو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اور وہاں کے پاکستانی مبلغین برادرم قریشی صاحب اور سید احمد شاہ صاحب کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔

بقیہ صفحہ ۳

کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶-۱۷)

مذکورہ بالا بیان سے جہاں جماعت احمدیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مماثلت کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بھی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جو اپنی تبلیغی مساعی میں لا یخافون لومۃ لائم کی مصداق اور روئے زمین پر حق اور راستی کے پھیلانے میں دن رات کوشاں ہے۔ اور احیائے دین کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اس کے افراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفات سے متصف اور ان کی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ نظر آتے ہیں۔

اللھم صل وسلم علی النبی و اصحابہ اجمعین

یورپ اور امریکہ میں اسلام کے ۲ دو نئے مستقل مراکز

مسجد ہالینڈ و مسجد امریکہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق ہالینڈ کی مسجد احمدی عورتوں کے چندے سے اور امریکہ (واشنگٹن) کی مسجد احمدی مردوں کے چندے سے تعمیر کی جائے گی۔ خدا تعالےٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ حضرت المصلح ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کی ایسی مستقل بنیادیں قائم کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک ان ممالک میں ہدایت اور روشنی کا سرچشمہ رہیں گی۔ اور ان کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو بھی قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ یہ دونوں تحریکات بھی بیرونی ممالک میں حضرت المصلح الموعود کی مستقل تبلیغی سکیم کا حصہ ہیں جن میں جماعت کے ہر مرد و عورت کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ دفتر کی طرف سے تمام جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں وعدوں کے فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

(از عباس احمد صاحب عباسی ماخوذ رسالہ پندرہ روزہ احساس لاہور یکم اپریل ۱۹۵۰ء)

اسلام انسان کا فطری مذہب ہے۔ اس کا کوئی کلیہ اور جزئیہ ایسا نہیں جسے عقل سلیم تسلیم نہ کرے اس کا نتیجہ ہے کہ نزول قرآنی کے بعد سے تمام اقوام عالم چاہے یہ بات تسلیم کریں یا نہ کریں اسی سے ہدایت حاصل کرتی ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی و رہبر مانیں یا نہ مانیں قرآنی زاویۂ نگاہ سے اپنی اصلاحیں کر رہی ہیں۔ جس طرح قوانین فطرت کائنات میں جاری وساری ہیں۔ اسی طرح روح قرآنی اپنا کام کر رہی ہے۔ افراد کے درمیان جماعتوں کے درمیان اور قوموں کے درمیان توازن برقرار رکھنا انسانی زندگی کو تعمیر وارتقا کے لئے تیار کرنا اور ذہنی وجسمانی اعتبار سے اسے اس قابل بنانا کہ وہ کارزار حیات میں نبرد آزما ہو سکے اور فطرت نے اسے مخلوقات میں جو منصب عطا فرمایا ہے اس کے تقاضے پورے کر سکنے اس کے لئے ہر طرف جدوجہد ہو رہی اور اسی کے لئے سب کوشاں ہیں۔

عالمگیر پیمانے پر تمام انسانوں کو ایک برادری بنانے کی جدوجہد کس نے شروع کی کس نے لوگوں کو یہ سمجھایا کہ رنگ ونسل زبان ومعاشرت کے اختلافات کے باوجود تمام انسان یکساں حق رکھتے ہیں اور جغرافیائی بنیادوں پر نسل انسانی کی جو تقسیم ہے اسے تخریب کی بجائے تعمیر انسانیت کے لئے اس طرح کام میں لانا چاہیئے کہ ان کی انفرادیت بھی برقرار رہے اور ان کی اجتماعیت بھی کامل ہو جائے۔ یہ کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اور یہ دستورالعمل قرآن مجید کے ذریعہ پیش کیا گیا۔

روئے زمین پر پہلی مرتبہ عالمگیر برادری کی سچی مثال قائم ہوئی۔ علوم وفنون کی ترویج ہوئی۔ جن چیزوں کی پرستش کی جاتی تھی ان پر تصرف کیا گیا۔ ایجادات و اختراعات کے ذریعہ انسان نے کائنات کو مسخر کیا اور اقوام عالم کو ظاہری وباطنی حیثیت سے ایک دوسرے سے قریب کرنے کے جتنے ذرائع تھے کام میں لائے گئے۔ آمدورفت کی آسانیاں پیدا کی گئیں رسل ورسائل کے ذرائع فراہم کئے گئے۔ قوموں کی تاریخیں مرتب ہوئیں۔ ان کے علوم وفنون کو مدون کر کے ان میں باقاعدگی پیدا کی گئی اور انسان کا جو ذہنی سرمایہ بکھرا ہوا تھا اسے مجتمع کر کے انسانوں کا مشترک سرمایہ بنایا گیا۔ علم پر ہر فرد کا حق قرار پایا۔ فن کے لئے وراثت کی شرط اڑا دی گئی۔ تبلیغ و اشاعت کے ذرائع مہیا کئے گئے۔ ہر شخص کو آزادیٔ فکر وبیان عطا ہوئی اور بنیادی طور پر تسلیم کیا گیا کہ ہر قوم اس دنیا میں مقام رکھتی ہے اور سلسلہ ارتقاء کی ایک کڑی ہے۔ ان سب کو ملنا اور جزو کی طرح کل میں شامل ہونا ہے۔ یہ ہمارے کارنامے ہیں اور یہ ہماری تاریخ ہے۔ ہم نے اپنے طرز عمل اور کردار سے دنیا کی جو ذہنی امامت کی ہے اگر اسے علیحدہ کر دیا جائے تو دنیا میں سوائے جہالت، بے انگی - حیوانیت اور توہم کے کچھ نہیں رہے گا۔ ہم نے دنیا کو انسانیت کا سبق دیا اور آج خود حیوانوں سے زیادہ وحشی ہیں۔ ہم نے توہم سے نجات دلا کر سارے بتوں اور مندروں کو توڑ کر وحدانیت کا درس دیا اور آج ہم خود ہزار توہمات میں مبتلا ہیں آخر یہ سب کچھ کیوں؟ اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں تاریخ کے اوراق پلٹنے پڑیں گے۔ آج جو بدی بہت بڑی ہے ہو سکتا ہے کہ اس کی ابتداء بہت معمولی سی ہو۔ اس لئے غور سے ہر بات سمجھنی اور پرکھنی پڑے گی۔

امت کے زوال کا سبب

اس امت کے زوال کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ امت نے قرآن چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً
ولا تفرقوا

(اور پکڑو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے۔ اور آپس میں افتراق نہ پیدا کرو۔)

اس میں نصیحت بھی ہے اور تنبیہ بھی۔ جہاں یہ حکم ہے کہ آپس میں افتراق نہ پیدا کرو وہاں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر تم نے اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا تو تم میں افتراق پیدا ہو جائے گا۔ اور یہی ہوا دنیا کی رنگا رنگی میں مسلمان یہ بھول گیا کہ اس کا مقصد حکمرانی اور عیاشی نہیں۔ وہ ایک اعلےٰ مقصد کے لئے دنیا میں آیا۔ اس نے دنیا اور مذہب میں فرق کیا جس کا نتیجہ قدرتی طور پر یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ اس میں سے وہ تمام خوبیاں ختم ہو گئیں۔ جن کی وجہ سے وہ ممتاز تھا۔ لیکن چونکہ نام کا مسلمان ضرور تھا اس لئے بجائے خود زحمت اٹھانے کے اس نے اپنے اندر کچھ ایسے لوگ پیدا کئے جو کوئی اور کام نہ کریں صرف علوم دین حاصل کریں اور ان کی تبلیغ کریں اور جب معاملات حکومت میں ضرورت ہو تو مشورہ دے سکیں ان کا یہ فعل بالکل غیر اسلامی بلکہ روح اسلامی کے خلاف تھا۔ انہوں نے اس رہبانیت کو فروغ دیا جسے اسلام ختم کرنے آیا تھا پھر بھی ایسے لوگوں میں شروع شروع میں تو جذبہ خدمت جاری رہا لیکن چونکہ سارے آدمی ایک بات پر متفق کبھی نہیں ہو سکتے اس لئے مسائل کے سمجھنے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ہر ذہین آدمی نے اپنے مطلب کے لئے تاویلات کیں۔ کسی خود غرضی کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ حق ہی اسے سمجھتے تھے اس طرح مسلمانوں میں خیالات کے اعتبار سے کئی گروہ پیدا ہو گئے۔ اور جس خیال کا حکمران ہوا اسی خیال کے گروہ کو ترقی ہوئی۔ بانیوں بیچاروں کو تو شاید اس کا احساس بھی نہ ہو۔ لیکن ان کے ماننے والوں میں جن میں زیادہ تعداد کم لکھے پڑھے اور خود غرض لوگوں کی ہوتی تھی اس اختلاف کو اپنی دشمنیوں کی وجہ بنا لیا۔ اختلاف ضد بنا۔ اور ضد نفرت میں بدل گئی یہ امت جو وحدانیت کا سبق لے کر آئی تھی خود بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ احکام الٰہی کچھ مبہم یا غیر واضح نہیں۔ قرآن پاک کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ۔

ولقد یسرنا القرآن

اور البتہ آسان کر دیا ہم نے قرآن کو

اور یہ کہ یہ کتاب مفصل ہے۔ احکام الٰہی میں ابہام ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں یہ تو فطرت کے سیدھے سچے اصول ہیں۔ ان بہتر فرقوں میں اختلاف اصل میں نہیں فروعات میں ہے۔ اختلاف اس بات پر ہے کہ اگر چوہا کنوئیں میں گر جائے تو ستر ڈول نکالے جائیں یا اسی۔ یا صرف چوہے کو نکال پھینکا جائے۔ آمین زور سے کہی جائے یا آہستہ۔ حضورؐ بجسم مبارک اس دنیا میں موجود ہیں یا نہیں۔ غرض یہ کہ

یہ امت روایات میں کھو گئی
شریعت خرافات میں کھو گئی

مسلمان ہندوستان میں آئے تو یہ اختلافات اپنے ساتھ لائے۔ ہندوستان کی آب وہوا ویسے بھی اس کے لئے مناسب تھی۔ یہ اختلافات خوب رنگ لائے۔ مگر ہندوستان سے مسلمانوں نے ایک اور چیز بھی لی اور وہ چیز اتنی خطرناک، ایسی مہلک اور زہرناک ثابت ہوئی کہ مسلمان قعر مذلت کی آخری منزل پر پہنچ گیا۔ وہ چیز تھی "برہمنیت" علم ہر شخص کا پیدائشی حق ہونے کی بجائے ایک فضول خرچی بن گیا اللہ۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ (ہر مسلمان عورت اور مرد پر علم حاصل کرنا فرض ہے) اور اطلبوا العلم ولو کان بالصین (علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین بھی جانا پڑے) کے احکامات کو نظر انداز کر کے مسلمان نے علم کی دولت چند لوگوں کے سپرد کر دی اور ان چند نفوس نے عامۃ الناس کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر اپنے مفروضہ علم کے بل بوتے پر طاقت حاصل کرنی شروع کر دی۔ طاقت چھوٹی ہو یا بڑی اس کے حاصل کرنے کے حیلے ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ عام لوگوں پر رعب ڈالنا چاہے اس کے لئے آلات حرب استعمال کئے جائیں یا بوجھل الفاظ ایک خاص وضع قطع بنانا دوسروں کو ذلیل کرنا اور اسی کے ساتھ ساتھ عوام کو ہمیشہ جہالت میں مبتلا رکھنا۔ اللہ تعالےٰ نے یہودی اور عیسائی پادریوں کے متعلق فرمایا ہے کہ۔

یا ایھا الذین آمنوا ان کثیرا
من الاحبار والرھبان لیاکلون
اموال الناس بالباطل ویصدون
عن سبیل اللہ۔

اے ایمان والو بے شک عالموں اور درویشوں میں سے اکثر لوگوں کا مال دھوکہ دے کر کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔

جس وقت قرآن شریف نازل ہوا تھا مسلمانوں میں نہ ایسے عالم تھے نہ درویش۔ لیکن خاص طور پر مسلمانوں کو مخاطب کر کے اللہ کا یہ فرمانا ایک بین اشارہ ہے کہ تم میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو سکتے ہیں اور ان سے خبردار رہو بلکہ قبل از وقت یہ بات کہہ کر تنبیہ بھی فرمائی گئی ہے کہ ایسا فرقہ اپنے اندر پیدا نہ ہونے دینا۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو یہود اور نصاریٰ کا ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ ہم نے اس تعلیم کو فراموش کر دیا اس تعلیم کو کیا پورے قرآن شریف کو بھول گئے اور وہی ہوا جس کے متعلق خدا نے ہم کو تنبیہ فرمائی تھی۔ ہم میں ایسے عالم اور درویش پیدا ہوئے اور ہیں جو دھوکہ دے کر لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کے راستے سے روکتے ہیں جنہیں صرف اپنے پیٹ سے غرض ہے اور کسی چیز سے نہیں۔ جن کی ساری دنیا صرف "مرغ" تک ہے اور آگے کچھ نہیں۔ جو مرغ کھاتے ہیں، مرغ کے خون سے تعویذ لکھتے ہیں۔ مرغوں کی طرح لڑتے ہیں۔ مرغ لڑاتے ہیں اور مرغ کی ایک ٹانگ کہتے ہیں۔ اس اوپر کے فقرہ میں مُلّا کا مذہب اس کی سیاست اور اس کی منطق سب کچھ موجود ہے۔

(باقی)

مغربی پاکستان کے مویشی

چمڑہ اور اون

مغربی پاکستان میں تقریباً دو کروڑ سے زیادہ گائیں اور بیل تقریباً پچاس لاکھ بھینسیں۔ ۵۴ لاکھ بھیڑیں اور ۴۵ لاکھ بکریاں ہیں۔ اونٹوں اور گھوڑوں کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے گائے بیل کی چھ اور بھینس کی تین نسلیں مشہور عالم ہیں۔ بھگناڑی۔ دھنی۔ روہان۔ سرخ سندھی۔ ساہیوال۔ تھرپارکر گائے بیل کی قسمیں ہیں۔ سرخ سندھی دودھ کیلئے اور بھگناڑی بار برداری کے لئے مشہور ہیں۔ باقی نسلوں میں دونوں صفتیں پائی جاتی ہیں

بھینس کی مشہور نسلیں کنڈی۔ نیلی اور راوی ہیں جو سفید پاک و ہند میں سب سے زیادہ اور بہتر دودھ دینے والی بھینس ہے۔

مغربی پاکستان میں ہر سال ۸۱۰۹۰۰ چھوٹی بڑی کھالیں تیار ہوتی ہیں جن میں ۲۲۸۴۰۰ گائے بھینسوں اور ۲۸۲۵۰۰ بھیڑ بکری کی ہوتی ہیں۔

اس وقت مغربی پاکستان میں دباغت کے ۷ کارخانے ہیں جو روزانہ ۱۲۰۰ کھالیں تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح ابھی اس کام کو ترقی دینے بڑی گنجائش ہے۔

مغربی پاکستان کو سالانہ ایک کروڑ چالیس لاکھ چمڑے کے اور ۷۵ لاکھ جوڑ کرمچ اور ربڑ کے جوتے درکار ہوتے ہیں مگر زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ جوڑ چمڑے کے اور ۳۰ لاکھ جوڑ کرمچ اور ربڑ کے جوتے تیار ہوتے ہیں۔ دس بڑے بڑے مشینی کارخانے کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جن میں سے ہر ایک میں روزانہ ایک ہزار جوڑے تیار ہو سکیں گے۔

مغربی پاکستان کی کم و بیش خشک آب و ہوا بھیڑوں کے بہت موافق آتی ہے۔ چنانچہ ان ۴۵ لاکھ بھیڑوں سے ہر سال دو کروڑ ۶۵ لاکھ پونڈ اون حاصل ہوتا ہے۔ یہ اون آٹھ اقسام کے نام سے مشہور ہے۔ ہرناتی۔ بیرک۔ بلوچی۔ خارانی۔ تارا کی۔ شوراانی۔ فندھاری اور دیگی۔ ان میں ہرناتی اور بیرک کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے اور لیور پول کے اون نیلام میں ان کی بڑی اچھی قیمت اٹھتی ہے

پاکستان کا اون ٹونڈ۔ کمبل۔ قالین اور نمدے بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ ۳۰ لاکھ پونڈ اون تو پاکستان کی گھریلو صنعتوں میں صرف ہو جاتا ہے جس سے موٹے کمبل۔ نمدے اور قالین وغیرہ بنتے ہیں۔ حکومت نے اون کاتنے کے پانچ کارخانے قائم کرنے میں مدد دینے کا فیصلہ کیا ہے جن میں کل ۲۵۰۰۰ تکلے ہوں گے۔

پاکستان بنیادی طور پر زرعی ملک ہے اس لئے ظاہر ہے کہ مویشی اس ملک کی زرعی اقتصادیات کے استحکام میں سب سے زیادہ مدد و معاون ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ کاشتکاری کا تمام بار بیلوں کے کندھوں پر ہے۔ ملک کے تقریباً تمام بیل اور کافی بھینسے زمین جوتنے فصلیں بونے آب پاشی کرنے اناج گاہنے اور گنا پیلنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

اگرچہ پاکستان میں دودھ دہی کی زیادہ قلت نہیں ہے پھر بھی یہاں کی آبادی کے لحاظ سے یہ چیزیں کم ہیں۔ ضرورت ہے کہ مویشی بانی کی طرف بہت جلد اور زیادہ سے زیادہ توجہ کی جائے یہ حکومت اور عوام دونوں کا فرض ہے

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل اصحاب اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں یا اگر کوئی اور دوست جنہیں ان اصحاب کے ایڈریس کا علم ہو تو وہ بھی نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) محمد عبد اللہ خانصاحب دکاندار دارالبرکات (۲) عبد المجید صاحب گھڑی ساز دارالبرکات۔ (۳) چوہدری محمد شریف صاحب دوکاندار قادیان۔ (۴) محمد عالم صاحب ولد حکیم رحمت اللہ صاحب

نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

ضروری اعلان

باوجود بار بار اعلانات کے احمدی تاجر احباب نے احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کے متعلق بہت کم توجہ دی ہے احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری میں نام درج کرانے کیلئے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جائے گی۔ لہٰذا احمدی تاجر احباب سے گزارش ہے کہ فوراً اپنے نام درج کرانے کیلئے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ وکیل التجارت پوسٹ بکس ۱۳۷ لاہور

"مسلمانوں کو از سر نو مسلمان کرو" (عبرت کلکتہ)

(از ملک فتح محمد صاحب شرما کراچی)

بنگالی مسلمانوں کا اخبار "عبرت" زیر عنوان "مسلمانوں کو از سر نو مسلمان کرو" لکھتا ہے:۔

"اس وقت ہمارا اخلاقی و مذہبی فرض ہے۔ کہ شریعت بیضا کی گم کردہ شاہراہ کو دوبارہ تلاش کریں۔ اور اپنی اصلاح کے لئے کسی وقت خاص کے منتظر نہ رہیں۔ اس لئے کہ ہماری غفلت کا ہر لمحہ ہم کو جادۂ راستی سے دور لئے جا رہا ہے۔ اور ہماری نسل مغربی تمدن پر مفتون ہوتی جا رہی ہے۔ خوف ہے کہ کہیں نام بھی نہ مٹ جائے۔ ایسی زبوں حالی میں تجدید اسلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ مسلمانوں کو از سر نو مسلمان کیا جائے۔ یعنی فرداً فرداً لوگوں سے صحیح اصول پر کاربند ہونے کا حتمی عہد لیا جائے۔ اور ان نو مسلموں کی جماعت کا نام جدید مسلم پارٹی رکھا جائے۔ اس زمرے میں شامل ہونے والے مسلمانوں پر لازم ہو کہ ہر شعبۂ زندگی میں اسلامی اصول اپنے پیش نظر رکھیں۔ جدید مسلم پارٹی کا ایک خلیفہ یا صدر اعظم مقرر کیا جائے۔ جس کے نائب ہر شہر میں ہوں۔ لوگوں کو جلسوں میں طلب کر کے انہیں سچا مسلمان ہونے کی تلقین کریں۔ اور زبانی احکام جاری کیا کریں۔ مسلمان اپنے عمل سے جادۂ حق کو بدعات جاریہ کے لق و دق صحرا میں گم کر چکے ہیں" (اخبار عبرت کلکتہ)

مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اپنی اصلی بیماری کا احساس تو موجود ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جب خداوند تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو پھر مسلمان بننے کے لئے بلایا۔ تو مسلمان بجائے اللہ تعالیٰ کے اس کو قبول کر کے خداوند تعالیٰ کی آواز کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "کیا ان کو یاد نہیں رہا کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا۔ اور دوبارہ تازہ کرنے کے لئے خدا کی کیا عادت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسی قدر قابل قبول ہو سکتے۔ لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ کہ حمایت کے دعوے کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔ اب وہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے۔ جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے۔ مگر ان کو تو کچھ پروا نہیں۔ آفتاب دوپہر کے نزدیک آگیا۔ ابھی ان کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ مگر ابھی وہ بیابان میں رو رہے ہیں۔ اس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اس کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہیں" (تذکرۃ الشہادتین)

نیز تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر اس تجدید ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور اسکی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور حقائق اور معارف قرآنی بیان فرمائے جاتے ہیں۔ اور شریعت کے معضلات و مشکلات حل کئے جاتے ہیں۔ اور مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے۔ جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو [illegible]

خدام الاحمدیہ کراچی کا ٹرپ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام مورخہ ۹ر اپریل بروز اتوار ایک ٹرپ کلفٹن پر منایا گیا۔ خدام کے علاوہ انصار اور اطفال بھی اس ٹرپ میں شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۲۵ کے قریب تھی۔ دوپہر کا کھانا اور شام کو چائے دی گئی۔ کھانا خدام نے خود پکایا۔ تمام خدام سمندر میں نہائے۔ اور فٹ بال کھیلا۔ کبڈی کھیلی۔ تقریباً ڈیڑھ بجے سب احباب کھانا کھانے کے لئے جمع ہو گئے۔ کھانا کھانے کے بعد اذان کہی گئی۔ اور تمام خدام انصار اور اطفال نے مولوی عبد المالک خاں صاحب کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر جلسہ ہوا۔ جلسہ میں مولوی صاحب موصوف کی مختصر تقریر کے علاوہ دلچسپ سوالات دینی اور سیاسی نوعیت کے خدام سے دریافت کئے گئے۔ اور کچھ لطائف خدام نے سنائے۔ ایک دوست غلام سرور صاحب نے جرمنی زبان میں نہایت روانی سے تقریر کی۔ جو بے حد دلچسپی کا باعث بنی۔ جلسہ کے بعد چائے دی گئی۔ اور نماز عصر باجماعت ادا کی گئی۔ اور شام کو تقریباً چھ بجے خدام اونٹ گاڑیوں پر واپس لوٹے۔ ہمارا یہ ٹرپ خدا کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ خدام میں اجتماعی زندگی کا جذبہ پیدا ہوا۔ انصار کے خدام کے کاموں میں دلچسپی کا جذبہ بڑھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سیر و تفریح پر آئے ہوئے غیر احمدیوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار عبد المجید معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

لنڈن، مصر اور ترکی کے سائنسدان لائلپور میں

ڈاکٹر عبدالرحمٰن ڈائرکٹر زراعت پنجاب جمعرات کو لنڈن مصر اور ترکی اور الفیضا ... کے معزز سائنسدانوں کو اپنے ہمراہ لائلپور میں پنجاب کے زراعتی کالج اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دکھلانے کے لئے تشریف لے گئے وہاں پہنچکر موصوف نے معزز مہمانوں کو شعبہ زراعت کے علاوہ وہاں جاری شدہ کام کا معائنہ بھی کرایا۔ کالج دیکھنے کے بعد زراعتی سائنس کی پاکستان کی سوسائٹی کا ایک اجلاس ڈاکٹر خان عبدالرحمٰن کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر عبدالستار اور ڈاکٹر عبدالحفیظ انچارج شعبہ علم الامراض پودہ جات نے پنجاب میں گندم کی بیماری پر تقاریر کیں۔ گندم کی اس بیماری پر جس کی وجہ سے ہر سال صوبے کو دس لاکھ روپیہ تک کا نقصان برداشت کرنا پڑتا تھا۔ متذکرہ صدر ڈاکٹروں کی نمایاں کارکردگی کی وجہ سے قابو پا لیا گیا ہے۔

اس بیماری کا انہوں نے یہ علاج دریافت کیا ہے کہ خشک اراضی میں گندم کاشت کرتے وقت دانے چھڑک کر بونے چاہئیں۔ صدر نے سلسلہ تقاریر کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کے سائنسدانوں کے مقابلہ میں زیادہ مشکل کام رہتا ہے۔ پاکستانی سائنسدانوں کو عام طور پر کاشتکاروں کی مفلوک الحالی کے سبب مختلف اقسام کی بیماریوں اور وباؤں پر قابو پانے کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ بیرونی ملکوں کی کے سائنسدانوں کے وفد نے بھی بحث مباحثہ میں حصہ لیا ڈاکٹر ہنڈل نے کہا۔ کہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق کے کام سے انہیں۔ بے حد متاثر کیا ہے خاصکر حشرات الارض کی تحقیق جس طریقے سے کی جا رہی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کا خاص مضمون ہے اور اس پر وہ کسی قدر وثوق سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ آپ نے تقریر ختم کرنے سے پہلے کہا۔ کہ وہ اس جگہ پر اپنی آمد کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ کیونکہ یہاں آکر انہوں نے متذکرہ ادارے کے قابل تحسین کار ہائے نمایاں کا مشاہدہ کیا ہے۔ اُن کے بعد ڈاکٹر رضا مصری سائنسدان نے کہا کہ جو کچھ انہوں نے اس ادارہ میں دیکھا ہے وہ حقیقتاً اپنی نظیر آپ ہے۔ یہاں کی ہر چیز اپنی جگہ پر باقاعدگی سے آراستہ ہے۔ اور ان کے نزدیک لائلپور کے زراعتی ادارے اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے مقابلہ میں دنیا بھر میں کوئی ایسا ادارہ ان کے پایہ کا نہیں ڈاکٹر اینر کیل ڈالیف ... نے متذکرہ ادارے کے کام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خیال میں ادارہ کے محققین کا عملی کام کرنے والے پیدا کرنے کی سعی پیہم جاری رکھی ہے۔ ڈاکٹر سلیمان ترکی کے سائنسدان نے کہا کہ پنجاب کے دل میں پاکستان کے لئے بے حد عزت اور توقیر ہے۔ پنجاب کے کاشتکاروں کے مسائل کا حل دریافت کرنے کا جو طریقہ آپ نے اختیار کیا ہے۔ وہ نہ صرف کفایت شعاری مبنی ہوتا ہے بلکہ عملی بھی ہے۔ اور مجھے یہ اعلان کرنے میں ذرا باک نہیں کہ آپ کا صوبہ زرعی تحقیق میں منزل نصف کرۂ ارض کے کسی ترقی یافتہ ملک کے ہم پلہ ہے۔

اشتہار حاضری مدعا علیہ
زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مرزا عبداللہ جان صاحب سینیر سب جج صاحب بہادر مردان

مقدمہ ۲۶ سال ۵۰ء

حاجی عبدالرحمٰن خان ولد حاجی عبدالخالق خان قوم افغان مہمند ساکن عبدالخالق کورونہ پانڈہ کوٹ جھونگڑہ تحصیل مردان ... مدعی

بنام

چمن لال ولد گنگا لشن ساکن تحت بھائی رونڈہ گان ہندوستان مدعا علیہ بذریعہ کسٹوڈین صاحب بہادر مردان

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ بر بنائے رسید محررہ ۲۹-۴-۴۷

اشتہار بنام چمن لال ولد گنگا لشن ساکن تحت بھائی رونڈہ گان مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم کی تعمیل سمن معمولی طریق پر ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم مندرجہ عنوان بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۸-۵-۵۰ کو بوقت ۱۰ بجے صبح کو اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجواب دہی مقدمہ مذکور کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے برخلاف کارروائی ضابطہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ... کو بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت

اعلان نکاح

مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ء کو رتن باغ میں بعد از نماز ظہر حافظ عبدالسمیع صاحب نے میرے لڑکے عزیزم مرزا طاہر احمد کا نکاح عزیزہ منیرہ بیگم بنت مرزا عمر بیگ صاحب صدر بازار لاہور چھاؤنی کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپے مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے آمین

مرزا محمد حسین (چیف میسح) ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

نور الدین ولد قمر الدین قوم جھیور سکنہ جلال پور جٹاں تحصیل گجرات

بنام

دیال شاہ و پرتاپ شاہ پسران پرمانند۔ بلراج و پرتھی راج پسران پرتاپ شاہ قوم کھتری سکنہ جلال پور جٹاں حال ہندوستان

دعویٰ فک الرہن رقبہ جلال پور جٹاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۲-۵-۵۰ اس کا حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۶-۴-۵۰

آج بہ ثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

مسٹر لیاقت علی کے قیام لنڈن کے متعلق وہائٹ ہال کا استفسار

لنڈن ۱۵ر اپریل۔ مئی میں واشنگٹن جاتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کا لنڈن میں قیام اس قدر مختصر ہوگا کہ شاید مسٹر اٹیلی سے ایک غیر رسمی گفتگو کے علاوہ اور کسی ملاقات کا وقت انہیں نہ مل سکے گا۔ وہائٹ ہال اس کے متعلق کراچی سے پاکستان کے وزیر اعظم کی خواہش دریافت کر رہا ہے

عام خیال یہ ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں واپس ہوتے ہوئے لنڈن میں زیادہ قیام کر سکیں گے۔ اگرچہ پاکستان کے سرکاری حلقے یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکہ اور کینیڈا میں ایک مہینہ قیام کرنے کے بعد پاکستان کی مصروفیتوں کی وجہ سے شاید وزیر اعظم چار پانچ روز سے زیادہ لنڈن میں قیام نہ کر سکیں گے۔ (اسٹار)

سوویٹ جرمنی میں جرمن فوج

لنڈن ۱۵ر اپریل (ریڈیو سے) دار العوام میں جب وزیر ریاست سے کہا گیا کہ جرمنی کے سوویٹ علاقے میں ہوائی چھتریوں کی جو جرمن فوج تیار ہوئی ہے اس پر مزید روشنی ڈالی جائے۔

وزیر ریاست نے جواب میں ۱۳ر مارچ کے ایک سوال کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت سوویٹ جرمنی میں "فوجی جرمن پولیس کی ۵۰ ہزار کے قریب ہے۔ جرمنی سے ہوائی چھتریوں کی جرمن فوج کی تیاری کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان پر جرمنی کی مغربی قابض طاقتیں غور کر رہی ہیں۔ اس لئے میں اس مرحلے پر مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جرمنی پر قبضے کے اخراجات میں کمی

لنڈن ہوائی ڈاک سے) بون کے اعلیٰ اتحاد کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے تین مغربی علاقوں پر قبضے کے جو اخراجات جرمنی ادا کرتا ہے۔ یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے شروع ہونے والے سال میں ان میں چون کروڑ پچاس لاکھ مارک کی کمی ہوئی جو سال گذشتہ کے اخراجات میں گیارہ فیصدی کمی کے برابر ہے۔

جرمنی کو اس سال قبضے کے اخراجات کے سلسلے میں چار ارب مارک ادا کرنے پڑیں گے جو جرمن بجٹ کا صرف اکیس فی صدی حصہ ہے پچھلے دنوں جرمنی فیڈرل چانسلر نے میونچ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ قابض طاقتیں اخراجات کی صورت میں جرمنی کی آدھی آمدنی کھا جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قابض طاقتوں کا خرچ جرمنی کی آمدنی کے چوتھائی سے بھی کم ہے۔

روس نے ساڑھے سات سو آسٹریوی باشندے اغوا کر لئے

لنڈن ۱۵ر اپریل (ریڈیو سے) دار العوام میں وزیر خارجہ سے پوچھا گیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ روسی آنا کے روسی حکام نے ساڑھے سات سو آسٹروی باشندوں کو اغوا کیا اور انہیں کہیں لے گئے۔ کیا وزیر خارجہ اس پر دوبارہ احتجاج کریں گے۔ وزیر خارجہ نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ۱۹۴۵ء سے اس وقت تک وی آنا اور آسٹریا کے روسی مقبوضہ علاقے میں آسٹروی شہریوں کی خاصی تعداد گرفتار کی گئی۔ بہت سے شہریوں پر مختصر سے مقدموں کے بعد سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ اور انہیں سوویٹ یونین میں جلا وطن کر دیا گیا۔"

آسٹریا کی اتحادی کونسل کے برطانوی ممبر نے بار بار ایسی گرفتاریوں اور جلا وطنیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ لیکن نہ صرف اس کا احتجاج مسترد کیا گیا بلکہ امریکہ اور فرانس کے نمائندوں کے احتجاج سے بھی یہی سلوک ہوا۔ حسب موقع مزید احتجاج جاری رہے گا۔

آسٹروی سمجھوتہ روس کی وجہ سے رک گیا

لنڈن ۱۵ر اپریل (ہوائی ڈاک سے) آسٹریا سے صلح کے سمجھوتے پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ریاست مسٹر کنیتھ ینگر نے دار العوام میں بتایا کہ پچھلے سال جون کے مہینے میں وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں اس سمجھوتے پر کچھ اتفاق رائے ہوا۔ اس کے بعد موسم گرما اور موسم سرما میں نائبین نے بھی کچھ کام کیا۔ اب صرف پانچ دفعات ایسی رہ گئی ہیں۔ جن پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا نومبر سے اب تک سوویٹ نمائندے نے ان پانچ دفعات پر بات چیت کرنے سے انکار کر رکھا ہے نتیجہ یہ ہے کہ صلح کا سمجھوتہ مکمل ہونے میں نہیں آتا۔

۲۶ر اپریل کو نائب وزرائے خارجہ کی ایک اور کانفرنس ہوگی اور فارین سیکرٹری برابر اس کوشش میں مصروف رہے گا کہ جلد از جلد ایک ایسا سمجھوتا ہو جائے جس سے آسٹریا کی آزادی بحال ہو جائے۔

لاہور ۱۵ر اپریل۔ پنجاب کی حکومت نے صوبے میں جنگلات کے نئے دفتروں کی حفاظت کے لئے ایک سکیم تیار کر لی ہے۔ اور ہر مالک کو ہدایت کی ہے کہ وہ فی ایکڑ زمین میں چار درخت لگایا کریں۔

بھارت اور پاکستان کے معاہدے پر برطانوی پریس کا تبصرہ

لنڈن ۱۵ر اپریل۔ ہفتہ وار اسپکٹیٹر نے اگرچہ یہ کہا ہے کہ اقلیتوں کے متعلق بھارت پاکستانی سمجھوتہ کو حد سے بڑھا دینے کے رجحان کو روکنا چاہیئے۔ لیکن اس نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ کہ اس سمجھوتے نے مجموعی طور پر بڑا کام کیا ہے۔

شامی تجارتی مشن عراق جا رہا ہے

دمشق ۱۵ر اپریل۔ قائم مقام وزیر اقتصادیات نے اسٹار کو بتایا کہ شام کے تجارتی مشن کی عراق کو روانگی کی اب تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ وزیر مذکور نے کہا کہ عراقی حکومت نے ان اقتصادی مسائل کی مکمل فہرست کی درخواست کی تھی جن کے متعلق مشن گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ یہ فہرست تیار کی جا رہی ہے اور تیار ہوتے ہی عراقی حکام کو روانہ کر دی جائیگی مزید کہا کہ اگر اس فہرست کو عراقی حکومت نے منظور کر لیا تو مشن بغداد روانہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

ترکی بحریہ دو سو گنا زیادہ طاقتور ہو چکا ہے

استنبول ۱۵ر اپریل۔ ترکی کی فوجی امداد کے امریکی مشن کے بحری شعبہ کے صدر امیر البحر بی گنڈر نے مذاکرات کیلئے لنڈن لنڈن اور نیویارک روانہ ہونے سے پہلے پریس والوں کو بتایا کہ امریکی فوجی امداد شروع ہونے سے پہلے ترکی بحریہ کی جو حالت تھی آج وہ اس سے دو سو گنا زیادہ مضبوط ہے۔ امیر البحر نے یہ بھی کہا کہ اسی سال فوجی امدادی پروگرام کے ماتحت ترکی کو دو مزید آب دوزیں اور دوسرے سامان ملنے والے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ترکی کو فوجی امداد ابھی چند سال جاری رہے گی۔ (اسٹار)

جکارتا ۱۵ر اپریل انڈونیشیا کا سفارتی مشن روس کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے لیڈر مجلس اقوام متحدہ میں انڈونیشیا کے مستقل نمائندے ڈاکٹر پالار ہیں۔

سمجھوتہ کی دفعات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے اخبار مذکور رقمطراز ہے۔ کہ یہ سب بہت ہی امید افزا ہیں۔ پنڈت نہرو اور لیاقت علی خان نے اپنے ملکی ایوانوں میں باحوصلہ تقریریں بھی کی ہیں۔ باحوصلہ اس لئے کہ دونوں ہی جگہ ایسا انتہا پسند طبقہ موجود ہے۔ جو اس سمجھوتے کو خود سپردگی کے مترادف سمجھتا ہے۔ یہ بیان بھی امید افزا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم اب بار بار ملاقات کرتے رہیں گے۔

کشمیر میں اقوام متحدہ کے ثالث کی حیثیت سے سر اوان ڈکسن کے نام کی دونوں ملکوں کی منظوری سے بھی بہت کچھ امید بندھ گئی ہے۔ اس لئے کہ اصل نازک معاملہ کشمیر کا ہے۔ اگر وہاں کوئی سمجھوتہ ہو سکا تو پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک نئی مفاہمت نہ صرف ممکن ہی ہوگی۔ بلکہ اس کا غالب قرینہ ہوگا۔

نیوسٹیٹسمین کا کہنا ہے کہ سمجھوتہ کی جانب ایک امید افزا اور باحوصلہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے۔ کہ اب سوال یہ ہے کہ کیا اقلیتوں کی حفاظت کے لئے جو مشینری قائم کی جا رہی ہے۔ وہ استقلال بھی ہوگا یا نہیں اور آیا ملک کی آبادی کو ان پر اعتماد ہوگا۔

اخبار مذکور کا کہنا ہے۔ کہ یہ ظاہر ہے کہ فوری اور مکمل سمجھوتہ کی توقع نہیں کی جا سکتی اور دونوں ملکوں کے پریس کے رویہ میں تبدیلی پر بہت کچھ منحصر ہے۔ لیکن مستقبل کا انحصار صرف اسی پر منحصر نہیں ہے۔

ٹریبیون رقمطراز ہے کہ اقلیتوں کا یہ سمجھوتہ ڈھائی سال کے عرصہ میں ہندی برصغیر کی سب سے زیادہ امید افزا چیز ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقت پر مبنی ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور کیلئے نہایت ضروری اعلان

اپنے حقوق اور ذمہ واریاں کو نہ سمجھنا اور ان کی اہمیت سے غافل رہنا اور وقت پر ادا نہ کرنا زندگی کی علامت نہیں۔ حلقوں کو تحریک کر چکا ہوں کہ مجلس انتخاب کے لئے اپنے نمائندے منتخب کریں۔ کچھ حلقوں نے توجہ کی۔ بہت سے غافل ہیں۔ جن حلقوں نے ابھی تک انتخاب نہیں کیا وہ اتوار کے دن انتخاب کریں اور پیر کی صبح تک انتخاب کے نتیجہ سے مجھے اطلاع دیں۔ آئندہ جمعہ کی نماز مجلس انتخاب کے منتخب شدہ اراکین تمام صحابہ اور ایسے چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سال یا اس سے اوپر ہو مسجد جامعہ بیرون دلی دروازہ میں لازماً ادا کریں۔ نماز جمعہ کے معاً بعد مجلس انتخاب عہدیداران مرکزی انتخاب کریں۔

بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور